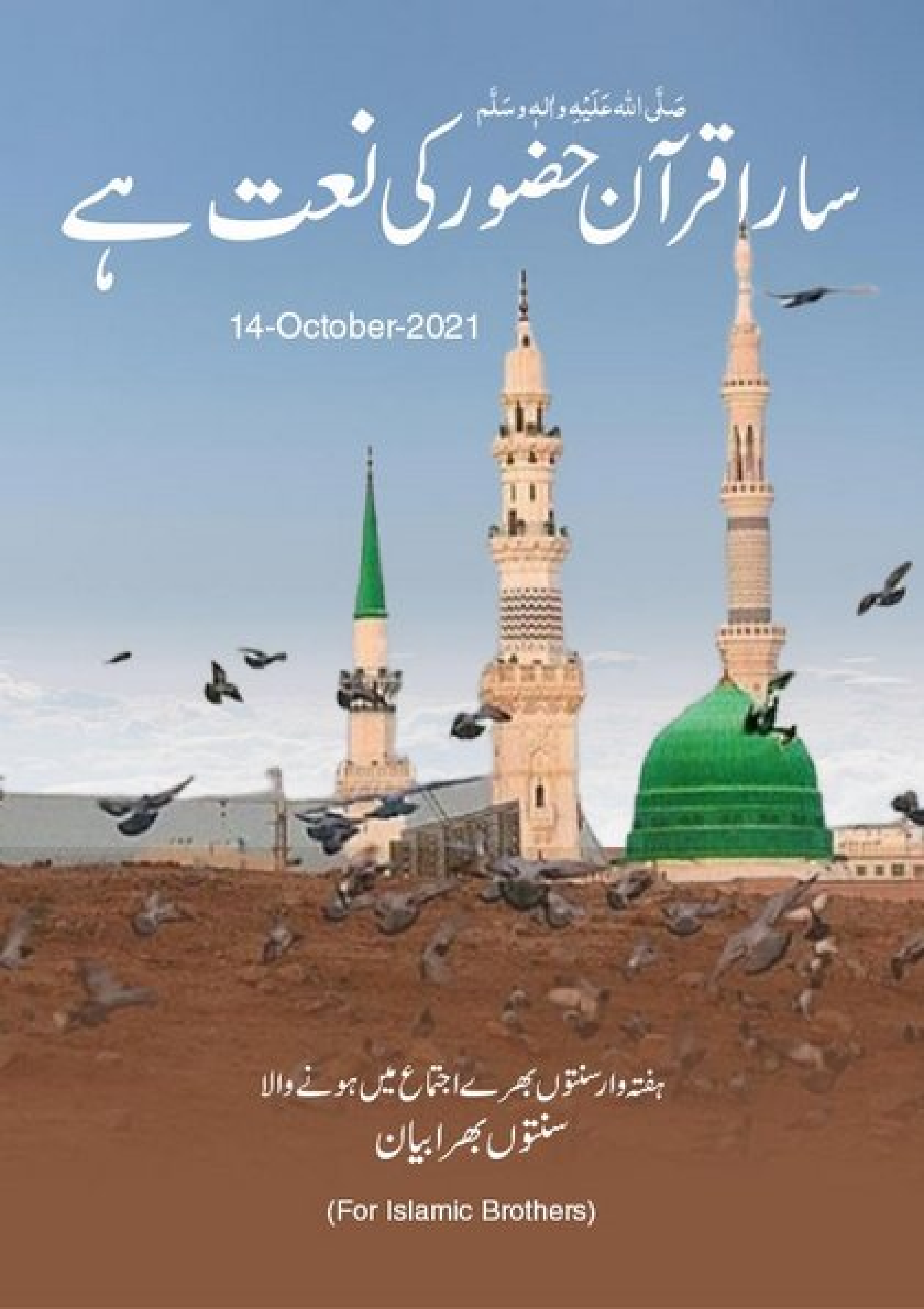

صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم

سارا قرآن حضور کی نعت ہے

14-October-2021

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

14 اکتوبر، 2021ء کو پاکستان کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

سارا قرآن حضور صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم کی نعت ہے

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...!

- ... علمِ غیبِ مصطفٰی
- ... حضور صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حکم ماننا فرض ہے
- ... خدا چاہتا ہے رضائے محمد
- ... حوضِ کوثر کس کو نصیب ہو گا؟

پیشکش

المدینۃ العلمیۃ (اسلامک ریسرچ سنٹر)

(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب بھی مسجد میں داخِل ہونے کی سَعادت پائیں، اعتکاف کی نیت ضرور فرمائیں، نیت دل کے ارادے کو کہتے ہیں، دِل ہی میں نیت کرلیجئے کہ میں اعتکاف سے ہوں، آپ معتکف ہوگئے، دِل میں نیت حاضِر ہوتے ہوئے زبان سے بھی دُہرالینازیادہ اچھاہے، چاہے اپنی مادری زبان میں ہی کہہ لیجئے: میں نے سُنّت اعتکاف کی نیت کی۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! جب تک مسجد میں رہیں گے، نفل اعتکاف کا ثواب بھی ملتا رہے گا۔

دُرودِ پاک کی فضیلت

پیارے اسلامی بھائیو! دُرودوسلام پڑھنے کے بے شُمار فضائل و برکات ہیں، قلم لکھ لکھ کر ختم ہوسکتے ہیں، ان تمام قلموں کی رَوشنائی تو ختم ہوسکتی ہے، بیان کے اَلفاظ بھی ختم ہوسکتے ہیں، مگر حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود وسلام کا اِحاطہ نہیں ہوسکتا۔ یادرکھئے! دُرُودِ پاک ایک ایسا عمل ہے کہ خود اللہ پاک بھی کرتا ہے۔ چُنانچہ قُرآنِ کریم میں پارہ 22 سورۂ اَحزاب آیت 56 میں اِرشادِ باری ہے:

اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ﴿۵۶﴾ (پارہ 22، سورۃ الاحزاب: 56)	ترجمہ کنزالایمان: بےشک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

اے عاشقانِ رسول! پتہ چلا کہ * اللہ پاک اور اُس کے فرشتے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر **دُرود** بھیجتے ہیں * یہ آیتِ مبارکہ سیّد المرسَلین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی **صریح نعت** ہے * یہ بھی پتہ چلا کہ اللہ پاک اپنے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر رحمت نازل فرماتا ہے اور فرشتے بھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حق میں **دُعائے رحمت** کرتے ہیں * اِس آیت میں اِیمان والوں کو پیارے مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر **دُرُود و سلام بھیجنے کا حکم** دیا گیا ہے * یہ بھی معلوم ہوا کہ **اگر** کوئی کام ایسا ہے جو اللہ پاک کا بھی ہو، مَلائکہ بھی کرتے ہوں اور مسلمانوں کو بھی اُسکا حکم دیا گیا ہو تو وہ صِرف اور صرف آقائے دو جہان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر **دُرُود بھیجنا** ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بَیان سُننے کی نیّتیں

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اَلنِّیَّۃُ الْحَسَنَۃُ تُدْخِلُ صَاحِبَھَا الْجَنَّۃَ اچھی نیت بندے کو جنّت میں داخِل کر دیتی ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیّتیں کرنے کی عادَت بنائیے، بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیّتیں کرلیجئے! مثلاً نیت کیجئے!

* عِلْمِ دین سیکھنے کے لئے بیان سُنوں گا * پورا بیان سنوں گا * خوب توجہ سے سُنوں گا * جو سُنوں گا، اس پر عمل کی کوشش بھی کروں گا * عِلْمِ دین سیکھ کر، دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوتِ عام کرنے کا ثواب کماؤں گا۔

اچّھی اچھی نیّتوں کا ہو خدا جذبہ عطا | بندۂ مُخلِص بنا، کر عفو میری ہر خطا

---

1 ... جامع صَغیر، صفحہ:557، حدیث:9326۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے آج کے بیان کا موضوع ہے **"سارا قرآن حضور** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **کی نعت ہے"** جس میں ہم حضورِ نبی کریم، صاحبِ خُلقِ عظیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت، فضائل وبرکات اور حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وہ خصوصیات جو قرآنِ کریم میں بیان کی گئی ہیں، مثلاً قرآنِ کریم میں کہیں آپ کو **شفاعت کرنے والا** فرمایا گیا تو کہیں آپ کو **سِرَاجًا مُّنِیْرًا** (یعنی چمکتا ہوا سورج) فرمایا گیا۔ کہیں آپ کو **یٰسٓ وطٰہٰ** فرمایا گیا تو کہیں آپ کو **مزّمّل ومُدّثّر** فرمایا گیا، الغرض اللہ پاک نے اپنے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جن بے شمار اوصاف اور خصوصیات سے نوازا ہے، ان کے متعلق کچھ سُنیں گے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! **عظمتِ مصطفٰے** سے معمور کچھ **واقعات** سُنتے ہیں، پھر ان سے متعلق **قرآنی آیات** اور اس کی **تفسیر کے مدنی پھول** بھی سنتے ہیں:

یَارَسُوْلَ اللہِ اُنْظُرْ حَالَنَا

جب حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُم کو کچھ تعلیم و تلقین فرماتے تو وہ کبھی کبھی درمیان میں عرض کیا کرتے۔ "رَاعِنَا یَارَسُوْلَ اللہ" اس کے یہ معنٰی تھے کہ یَارَسُوْلَ اللہ! صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، ہمارے حال کی رعایت فرمایئے یعنی کلامِ اقدس کو اچھی طرح سمجھ لینے کا موقع دیجئے۔ یہودیوں کی لغت میں یہ کلمہ بے ادبی کا معنی رکھتا تھا اور انہوں نے اسی بُری نیت سے کہنا شروع کر دیا۔ حضرت سعد بن معاذ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ یہودیوں کی اِصطلاح سے واقف تھے۔ آپ نے ایک روز یہ کلمہ ان کی زبان سے سُن کر فرمایا: اے دشمنانِ خدا! تم پر اللہ کی لعنت، اگر میں نے اب کسی کی زبان سے یہ کلمہ

سُناتو اس کی گردن اُڑادوں گا۔ یہودیوں نے کہا: ہم پر تو آپ برہم ہوتے ہیں جبکہ مسلمان بھی تو یہی کہتے ہیں، اس پر آپ رنجیدہ ہو کر سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے ہی تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی جس میں "رَاعِنَا" کہنے کی ممانعت فرما دی گئی اور اس معنیٰ کا دوسرا لفظ "اُنْظُرْنَا" کہنے کا حکم ہوا۔ (1)

چنانچہ پارہ 1، سُورۂ بقرۃ، آیت نمبر 104 میں اِرشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا وَ اسْمَعُوْاؕ-وَ لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ(۱۰۴) (پارہ1، سورۃ البقرۃ:104)	ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بغور سُنو اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

اس آیتِ کریمہ کے تحت **تفسیر صراطُ الجنان** میں درج کچھ علمی فائدے پیشِ خدمت ہیں: (1) انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تعظیم و توقیر اور ان کی جناب میں ادب کا لحاظ کرنا فرض ہے اور جس کلمہ میں ترکِ ادب کا معمولی سا بھی اندیشہ ہو وہ زبان پر لانا ممنوع ہے۔

(2) وہ الفاظ جن کے دو معنیٰ ہوں، اچھے اور بُرے اور لفظ بولنے میں اس بُرے معنیٰ کی طرف بھی ذہن جاتا ہو تو وہ بھی اللہ پاک اور حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے استعمال نہ کئے جائیں۔

(3) یہ بھی معلوم ہوا کہ حضورِ پُر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ کا ادب رَبُّ الْعٰلَمِیْن خود سکھاتا ہے اور تعظیم کے متعلق احکام کو خود جاری فرماتا ہے۔

(4) اس آیت میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی جناب

(1)... قرطبی، البقرۃ، تحت الآیۃ:104، جلد:1، صفحہ:44-45، تفسیر کبیر، جلد:1، صفحہ:634۔

میں بے ادبی کفر ہے۔

جبکہ مشہور مفسرِ قرآن، حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: سُبْحَانَ اللّٰہ! کیا عظمتِ محبوب ثابت ہوئی کہ پَرْوَرْدْگارِ عالَم کو اپنے محبوب کی شان اس قدر بڑھانا منظور ہے کہ کسی کو ایسی بات کہنے کی اجازت نہیں دیتا کہ جس کلمہ سے دوسرے کو بدگمانی کرنے کا موقع ملے۔[1]

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اُنْظُرْ حَالَنَا
طالبِ نظرِ کرم بدکار ہے

یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ اِسْمَعْ قَالَنَا
اِلتجاء یا سَیِّدَ الْاَبْرار ہے

اِنَّنِیْ فِیْ بَحْرِ ھَمٍّ مُّغْرَقٌ
ناؤ ڈانواں ڈول در منجدھار ہے

خُذْ یَدِیْ سَہِّلْ لَّنَا اَشْکَالَنَا
نا خُدا آؤ تو بیڑا پار ہے

علمِ غیبِ مصطفیٰ

اے عاشقانِ میلاد! آیئے ایک اور واقعہ، آیتِ مبارکہ، اس کا شانِ نزول اور تفسیری نکات کے ساتھ سنتے ہیں: چنانچہ ایک بار تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ "میری اُمّت کی پیدائش سے پہلے جب میری اُمّت مٹی کی شکل میں تھی، اس وقت وہ میرے سامنے اپنی صورتوں میں پیش کی گئی جیسا کہ حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر پیش کی گئی اور مجھے علم دیا گیا کہ کون مجھ پر ایمان لائے گا اور کون کفر کرے گا۔ یہ خبر جب منافقین کو پہنچی تو انہوں نے اِستہزاء(مذاق) کے طور پر کہا کہ محمد مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا گمان ہے کہ وہ یہ جانتے ہیں کہ جو لوگ ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے، ان میں سے کون ان پر ایمان لائے

---

1 ...شانِ حبیب الرحمن، صفحہ:36۔

گا اور کون کفر کرے گا، جبکہ ہم ان کے ساتھ رہتے ہیں اور وہ ہمیں پہچانتے نہیں۔ اس پر حضور سید المرسلین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم منبر پر کھڑے ہوئے اور اللہ پاک کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا: ان لوگوں کا کیا حال ہے جو میرے علم میں طعن (اعتراض) کرتے ہیں، آج سے قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے، اس میں سے کوئی چیز ایسی نہیں ہے جس کا تم مجھ سے سوال کرو اور میں تمہیں اس کی خبر نہ دے دوں۔ حضرت عبداللہ بن حُذافہ سہمی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے کھڑے ہو کر کہا: یارَسُوْلَ اللہ! صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرا باپ کون ہے ؟ ارشاد فرمایا : حُذافہ، پھر حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے کھڑے ہو کر عرض کی: یارَسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہم اللہ پاک کی ربوبیت پر راضی ہوئے، اسلام کے دِین ہونے پر راضی ہوئے، قرآن کے امام و پیشوا ہونے پر راضی ہوئے ، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نبی ہونے پر راضی ہوئے، ہم آپ سے معافی چاہتے ہیں۔ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا تم باز آؤ گے؟ کیا تم باز آؤ گے ؟ پھر منبر سے اُتر آئے، اس پر اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرمائی۔[1]

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَاۤ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ؕ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۪ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ ۚ وَ اِنْ تُؤْمِنُوْا وَ تَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۹﴾

(پارہ4، سورۂ آلِ عمران:179)

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ مسلمانوں کو اسی حال پر چھوڑنے کا نہیں جس پر تم ہو جب تک جدا نہ کردے گندے کو ستھرے سے اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ اے عام لوگو تمہیں غیب کا علم دے دے ہاں اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسولوں پر اور اگر ایمان لاؤ اور پرہیز گاری کرو تو تمہارے لئے بڑا ثواب ہے۔

1 ...خازن، آلِ عمران، تحت الآیۃ:179، جلد:1، صفحہ:328۔

پیارے اسلامی بھائیو! اس آیتِ مبارکہ کے تحت مشہور مفسرِ قرآن حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے جو نکات پیش کئے آیئے، ان میں سے کچھ سنتے ہیں:

1: ایک بات یہ معلوم ہوئی کہ حضور صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے علمِ غیب پر طعن (اعتراض) کرنا اور یہ کہنا کہ (انہیں) فُلاں چیز کا علم نہیں تھا، منافقین کا طریقہ ہے۔

2: مسلمان کا فرض ہے کہ سرکار صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سارے اوصافِ حمیدہ کو بغیر بحث کے مان لے۔

3: ربِّ کریم نے ہمارے آقا و مولا صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو قیامت تک کی ہر ہر چیز کا علم عطا فرمایا کیونکہ حضور صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ جو چاہو وہ پوچھو! اور یہ (بات وہ) کہہ سکتا ہے کہ جس کا علم مکمل ہو۔

4: قیامت تک کے ایمان لانے والے، ایمان نہ لانے والے اور منافق سب حضور صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے علم میں ہیں۔[1]

اِمامِ اہلسنت، عاشقِ ماہِ رِسالت، **اِمام احمد رضاخان** رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ اپنے نعتیہ دِیوان "حدائقِ بخشش" میں لکھتے ہیں:

کہنا نہ کہنے والے تھے جب سے تو اطلاع
مولیٰ کو قول و قائل و ہر خشک و تر کی ہے

اُن پر کتاب اُتری بِیَانًا لِّکُلِّ شَیئٍ
تفصیل جس میں مَا عَبَر و مَا غَبَر کی ہے[2]

اشعار کا خلاصہ: یعنی ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان یہ ہے کہ بات کرنے والے

1 ...شان حبیب الرحمن، صفحہ: 54-55 ماخوذاً۔
2 ...حدائقِ بخشش، صفحہ: 213۔

نے بات نہیں کی تھی مگر آقا کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس بات کی بھی پہلے سے خبر تھی اور بات کرنے والے سے بھی واقف تھے، آپ کی شان یہ ہے کہ کائنات کے ہر خشک و تر کو جانتے ہیں۔ اور اللہ پاک نے انہیں قرآنِ پاک کی صورت میں ایسی عظیم کتاب عطا فرمائی ہے کہ جس میں ہر شے کا واضح بیان موجود ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حکم ماننا فرض ہے

پیارے اسلامی بھائیو! اہلِ مدینہ پہاڑ سے آنے والے پانی سے باغوں میں آبپاشی کرتے تھے۔ وہاں ایک انصاری کا حضرت زبیر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے جھگڑا ہوا کہ کون پہلے اپنے کھیت کو پانی دے گا۔ یہ معاملہ حبیبِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حضور پیش کیا گیا۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے زبیر! تم اپنے باغ کو پانی دے کر اپنے پڑوسی کی طرف پانی چھوڑ دو۔ حضرت زبیر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو پہلے پانی کی اجازت اس لئے دی گئی کہ ان کا کھیت پہلے آتا تھا، اس کے باوجود سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انصاری کے ساتھ بھی احسان کرنے کا فرمادیا، لیکن مجموعی فیصلہ انصاری کو ناگوار گزرا اور اس کی زبان سے یہ کلمہ نکلا کہ زبیر آپ کے پھوپھی زاد بھائی ہیں۔ باوجود اس کے کہ فیصلے میں حضرت زبیر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو انصاری کے ساتھ احسان کی ہدایت فرمائی گئی تھی، لیکن انصاری نے اس کی قدر نہ کی تو حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت زبیر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو حکم دیا کہ اپنے باغ کو سیراب کرکے پانی روک لو۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (1)

---

1 ... بخاری، کتاب: الصلح، باب: اذا اشار الامام بالصلح، صفحہ: 698، حدیث: 2708۔

اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

فَلَا وَ رَبِّكَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى یُحَكِّمُوْكَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَ یُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ﴿۶۵﴾

(پارہ 5، سورۃ النساء:65)

ترجمہ کنزالایمان: تو اے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرما دو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں۔

اس آیتِ مبارکہ کے تحت **تفسیر صراطُ الجنان** میں جو مدنی پھول درج ہیں، آیئے! ان میں سے چند سنتے ہیں: 1: اس آیت میں اللہ پاک نے اپنے ربّ ہونے کی نسبت اپنے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف فرمائی اور فرمایا: اے حبیب! تیرے ربّ کی قسم۔ یہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظیم شان ہے کہ اللہ پاک اپنی پہچان اپنے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذریعے سے کرواتا ہے۔

2: (اللہ پاک نے) حضور پُرنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حکم ماننا فرض قرار دیا اور اس بات کو اپنے ربّ ہونے کی قسم کے ساتھ پختہ کیا۔

3: (اللہ پاک نے) حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حکم ماننے سے انکار کرنے والے کو کافر قرار دیا۔

4: رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حکم دل و جان سے ماننا ضروری ہے اور اس کے بارے میں دل میں بھی کوئی رکاوٹ نہیں ہونی چاہیے۔ اسی لئے آیت کے آخر میں فرمایا کہ پھر اپنے دلوں میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم کے متعلق کوئی رکاوٹ نہ پائیں اور دل و

جان سے تسلیم کرلیں۔

5: اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اسلامی احکام کا ماننا فرض ہے اور ان کو نہ ماننا کفر ہے نیز ان پر اعتراض کرنا، ان کا مذاق اُڑانا کفر ہے۔[1]

میں تو مالِک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب | یعنی محبوب و مُحِبّ میں نہیں میرا تیرا[2]

مختصر وضاحت: یعنی ہمارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چونکہ تمام جہان کے خالق و مالک کے حبیب ہیں، یوں آپ تمام جہان کے مالک ہوئے۔ کیونکہ محب کی ہر شے محبوب کی ہی ہوتی ہے۔

خُدا چاہتا ہے رضائے محمد

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے ایک اور واقعہ، آیتِ کریمہ شانِ نزول اور تفسیری نکات کے ساتھ سنتے ہیں:

چنانچہ **"تفسیر صِرَاطُ الْجِنان"** میں ہے کہ جب حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو انہیں بیت المقدس کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا اور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اللہ پاک کے حکم کی پیروی کرتے ہوئے اسی طرف منہ کر کے نمازیں ادا کرنا شروع کر دیں۔ البتہ حضور پُر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قلبِ اطہر کی خواہش یہ تھی کہ خانہ کعبہ کو مسلمانوں کا قبلہ بنادیا جائے۔ چنانچہ ایک دن نماز کی حالت میں حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس امید میں باربار آسمان کی طرف دیکھ رہے تھے کہ قبلہ کی تبدیلی کا حکم آجائے، اس پر نماز کے دوران یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی جس میں حضور انور صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا کو رضائے الٰہی قرار دیتے ہوئے اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

---

1 ... تفسیر صراط الجنان، جلد:2، صفحہ:239-240۔

2 ... حدائق بخشش، صفحہ:16۔

کے چہرۂ انور کے حسین انداز کو قرآن میں بیان کرتے ہوئے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی خواہش اور خوشی کے مطابق خانہ کعبہ کو قبلہ بنادیا گیا۔ چنانچہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نماز ہی میں خانہ کعبہ کی طرف پھر گئے، مسلمانوں نے بھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ اسی طرف رُخ کیا اور ظہر کی دو رکعتیں بیت المقدس کی طرف ہوئیں اور دو رکعتیں خانہ کعبہ کی طرف منہ کرکے ادا کی گئیں۔[1] وہ آیتِ کریمہ جو نازل ہوئی وہ یہ ہے:

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِۚ فَلَنُوَلِّیَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا۪ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِؕ وَ حَیْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗؕ	ترجمہ کنزالایمان: ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے ابھی اپنا منہ پھیر دو مسجد حرام کی طرف اور اے مسلمانو تم جہاں کہیں ہو اپنا منہ اسی کی طرف کرو۔
(پارہ2، سورۃ البقرۃ:144)	

مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس آیتِ کریمہ کے تحت جو نکات بیان فرمائے ہیں، آیئے ان میں سے کچھ سنتے ہیں:

1: اس واقعے سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام لوگ قانون کے پابند ہوتے ہیں اور قانون مرضیِ محبوب کا منتظر ہے۔

2: کعبہ کو جو یہ عزت ملی کہ تمام اولیاء، غوث و قطب اس کی طرف گردنیں جھکاویں یہ محبوب کے صدقہ سے ملی، ان کی مرضی نے کعبہ کو قیامت تک کے لئے قبلہ بنادیا۔[2]

---

1 ... تفسیر صراط الجنان، جلد:1، صفحہ:233 ملتقطاً۔

2 ... شان حبیب الرحمن، صفحہ:42۔

آپ کا چاہا ربّ کا چاہا ربّ سے ایسی چاہت والے	ربّ کا چاہا آپ کا چاہا تم پر لاکھوں سلام

تم پر لاکھوں سلام

ربّ کے پیارے راج دُلارے اے دامانِ رحمت والے	ہم ہیں تمہارے تم ہو ہمارے تم پر لاکھوں سلام

تم پر لاکھوں سلام (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ساری کثرت پاتے یہ ہیں

اے عاشقانِ رسول! ابھی ہم نے چند واقعات، آیاتِ مبارکہ،ان کے تفسیری نکات اور شانِ نزول کے واقعات سنے، جن سے سرکارِ دو عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان ظاہر ہو رہی ہے،اس میں شک نہیں کہ اگر قرآنِ کریم کو بنظرِ ایمان دیکھا جائے تو پورا قرآن حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نعت ہے۔ آیئے!اس کی مزید کچھ جھلکیاں ملاحظہ کرتے ہیں۔

اللہ پاک پارہ 30 سورۂ کوثر آیت نمبر 1 میں یوں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَؕ(۱) (پارہ30،سورۃ الکوثر:1)	ترجمہ کنزالایمان:اے محبوب بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد نعیم الدین مراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں:*(اے محبوب بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں)اور فضائلِ کثیرہ عنایت کرکے تمام خلق پر (تمہیں)افضل کیا*حُسنِ ظاہر بھی دیا*حُسنِ باطن بھی (عطا

---

1 ...سامانِ بخشش، صفحہ:89-90۔

فرمایا)*نسبِ عالی بھی (دیا)*نبوت (کا اعلیٰ مرتبہ) بھی*کتاب بھی(عطا فرمائی اور) *حکمت بھی*(سب سے زیادہ)علم بھی(دیا)*(سب سے پہلے) شفاعت (کرنے کا اختیار) بھی*حوضِ کوثر (جیسی عظیم نعمت) بھی(دی)*مقامِ محمود بھی* کثرتِ اُمّت بھی (آپ کا حصہ ہے)*اعدائے دِین(دُشمنانِ اسلام) پر غلبہ بھی(آپ کو عطا کیا)*کثرتِ فتوح (کثرت کے ساتھ فتوحات) بھی(آپ کے لئے ہیں)*اور بے شمار نعمتیں اور فضیلتیں (آپ کو ایسی عطا فرمائی) جن کی نہایت(انتہاء) نہیں۔[1]

اسی بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے امامِ اہلسنت، اِمام احمد رضا خان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں:

رَبّ ہے مُعطِی یہ ہیں قاسِم | رِزق اُس کا ہے کِھلاتے یہ ہیں
اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰكَ الۡكَوۡثَر | ساری کثرت پاتے یہ ہیں[2]

حوضِ کوثر کس کو نصیب ہوگا؟

سُبۡحٰنَ اللہ! ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بہت کچھ عطا کیا گیا اور بہت کچھ عطا کیا جائے گا۔ آیئے سُنتے ہیں **حوضِ کوثر** کیا ہے! اللہ پاک نے ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایک حوض عطا فرمایا ہے جس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ شیریں (یعنی میٹھا)، مُشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔ جو ایک مرتبہ پیئے گا پھر کبھی پیاسا نہ ہو گا۔ حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس سے اپنی اُمّت کو سیراب فرمائیں گے۔[3]

---

1 ...خزائن العرفان، صفحہ:1122 خلاصۃً۔

2 ...الاستمداد، صفحہ:6۔

3 ...کتاب العقائد، صفحہ:36 خلاصۃً۔

قِیامت کے دن جب نَفسا نفسی کا عالَم ہو گا اور گرمی کی شِدّت سے لوگوں کی زبانیں سُوکھ کر کانٹا بَن چکی ہوں گی ایسے وقت میں وہ لوگ خوش نصیب ہوں گے جنہیں اللہ پاک اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حوضِ کوثر سے سیراب کرے گا۔ روایات میں ایسی نیکیوں کا بیان موجود ہے جن کی برکت سے جامِ کوثر نصیب ہو گا، ان روایات کا خلاصہ یہ ہے کہ *آبِ کوثر اُس کو نصیب ہو گا جو دُرودِ پاک کی کثرت کرنے والا ہو گا *آبِ کوثر اُس کو نصیب ہو گا جو روزے دار کو کھانا کِھلانے والا ہو گا *آبِ کوثر اُس کو نصیب ہو گا جو غیر ضروری گفتگو سے بچتا ہو گا *آبِ کوثر اُس کو نصیب ہو گا جو راہِ خدا کے مُسافروں کو پانی پِلانے والا ہو گا۔[1]

ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا | پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تیرے چہرۂ نورِ فزا کی قسم

پیارے اسلامی بھائیو! ہم قرآنِ کریم میں بیان کردہ حضورِ نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعریف اور اوصاف کے بارے میں سُن رہے تھے، ربِّ کریم نے اپنے پاکیزہ کلام میں اپنے محبوب کی طرح طرح سے تعریف بیان فرمائی۔ کہیں تو کئی آیات میں حضورِ انور، شافعِ محشر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نعت موجود ہے تو کہیں پوری پوری سورت ہی محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اوصاف بیان کرتی نظر آتی ہے، کہیں محبوب کے قدموں کو لگنے والی خاک کی قسم بیان فرمائی ہے تو کہیں محبوب کے مبارک شہر کی قسم بیان فرمائی ہے

1 ...ماہنامہ فیضانِ مدینہ، صفر المظفر 1441ھ، صفحہ: 21 خلاصۃً۔

2 ...الاستمداد، صفحہ: 7۔

۔کہیں محبوب سے نسبت رکھنے والی چیزوں کی عظمت ورفعت کو بیان فرمایا ہے تو کہیں محبوب کے مُبارک چہرے کی قسم بیان فرمائی، کہیں محبوب کی رات کی تاریکی میں عبادت کرنے کو بیان فرمایا تو کہیں محبوب کے خُلقِ عظیم کو بیان فرمایا ہے، کہیں اپنے محبوب کی تعظیم کے بارے میں ایمان والوں کو بتایا تو کہیں اپنی اطاعت کے ساتھ ساتھ اپنے محبوب کی اطاعت کولازم قرار دیا، کہیں محبوب کی سیاہ زلفوں کا تذکرہ فرمایا تو کہیں محبوب کے معراج پر جانے کو بیان فرمایا، کہیں حضور کے مومنوں پر رؤف ورحیم ہونے کو بیان فرمایا تو کہیں اپنی مَحبّت کا معیار اپنے محبوب کی اتّباع کو قرار دیا، الغرض سارا قرآن حضور کی نعت ہے۔

سورۂ وَالضُّحیٰ ہی کو دیکھ لیجئے، یہ مکمل سورت ہی حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُوَالسَّلَام کی تعریف پر مشتمل ہے، بالخصوص اس کی ابتدائی دو آیات میں تو بڑے ہی نِرالے انداز میں مُصطفٰے کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارک چہرے کو چاشت کے ساتھ اور مُبارک زلفوں کو رات کی تاریکی سے تشبیہ دی گئی ہے۔ چنانچہ

اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَالضُّحٰىۙ ۝۱ وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰىۙ ۝۲ (پارہ30، سورۃ الضحیٰ:1-2)	ترجمہ کنزالایمان: چاشت کی قسم اور رات کی جب پردہ ڈالے۔

ان آیات میں چاشت اور رات کی تاریکی سے کیا مراد ہے، اس بارے میں مفسرین اور علمائے کرام کے مختلف اقوال ہیں۔

حضرت سَیِّدنا امام فخر الدین رازی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ "تفسیرِ کبیر" میں فرماتے ہیں: "وَالضُّحٰی" سے مراد ہے مُصطفٰے عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُوَالسَّلَام کے روشن چہرے کی قسم اور "وَالَّیْل" سے مراد ہے

آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی سیاہ زلفوں کی قسم۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجیے! اللہ پاک نے کیسے پیارے انداز میں اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روشن چہرے اور خوبصورت زُلفوں کی قسم بیان فرمائی، صرف یہی نہیں بلکہ اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اداؤں اور آپ سے تعلق رکھنے والی مختلف چیزوں کی قسم بھی یاد فرمائی ہے۔ آیئے! ملاحظہ کیجئے۔

اللہ پاک نے اپنے محبوبِ کریم، صاحبِ خُلقِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارَک گفتگو کی قسم یاد فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَ قِیْلِهٖ یٰرَبِّ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾ (پارہ25، سورۃ الزخرف:88)	ترجمہ کنزالایمان: مجھے رسول کے اس کہنے کی قسم کہ اے میرے ربّ یہ لوگ ایمان نہیں لاتے۔

اللہ پاک نے اپنے محبوبِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک عمر کی قسم یاد فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِیْ سَكْرَتِهِمْ یَعْمَهُوْنَ ﴿۷۲﴾ (پارہ14، سورۃ الحجر:72)	ترجمہ کنزالایمان: اے محبوب تمہاری جان کی قسم بے شک وہ اپنے نشہ میں بھٹک رہے ہیں۔

اللہ پاک نے اپنے محبوبِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مقدس شہر کی قسم یاد فرمائی اور ارشاد فرمایا:

لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ﴿۱﴾ (پارہ30، البلد:1)	ترجمہ کنزالایمان: مجھے اس شہر کی قسم۔

اللہ پاک نے نبیِ بے مثال، سیدہ آمنہ کے لال صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانۂ مبارک

1 ... تفسیر کبیر، جلد:11، صفحہ:191 ماخوذاً۔

کی قسم یاد فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَ الْعَصْرِۙ ① (پارہ30، سورۃ العصر:1) | ترجمہ کنزالایمان: اس زمانۂ محبوب کی قسم۔

سرکارِ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ہے کلامِ الٰہی میں شمس و ضحیٰ ترے چہرۂ نور فزا کی قسم | قسمِ شبِ تار میں راز یہ تھا کہ حبیب کی زُلفِ دوتا کی قسم [1]

شعر کی وضاحت: اے میرے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! قرآنِ مجید میں شَمْس وضُحٰی فرما کر اللہ پاک نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ انور کی قسم یاد فرمائی ہے اور وَالَّیْل فرما کر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خم دار سیاہ زلفوں کی قسم یاد فرمائی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ میلاد! دنیا کا دستور ہے کہ بادشاہ جب اپنے درباریوں میں سے کسی کو اپنی عنایتوں سے مخصوص کرتے ہیں تو اسے ایسے خاص انعامات عطا کرتے ہیں، جس سے اس کی قدر و منزلت ہر شخص پر ظاہر ہو جائے اور وہ دوسروں سے بالکل ہی ممتاز ہو جائے اور وہ کمالات اور مراتب جو کسی اور کو بھی ملے ہوئے ہوں تو بادشاہ اپنے خاص اور چُنے ہوئے درباریوں کو وہ دینے کے ساتھ دیگر بھی کئی بہتر مرتبوں سے سرفراز کرتا ہے، اسی طرح بادشاہِ حقیقی یعنی اللہ پاک نے ہمارے پیارے نبی، مکی مدنی، محمدِ عربی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تمام مخلوق سے زیادہ انعامات دے کر اپنی خاص مہربانیوں سے مشرف کیا اور قرآنِ کریم میں ربِّ کریم نے مختلف مقامات پر مختلف القابات کے ساتھ اپنے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعریف فرمائی ہے، چنانچہ

---

1 ... حدائق بخشش، صفحہ: 80۔

*سورۂ فتح آیت نمبر 29میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو **مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ** فرمایا *تو سورۂ اٰلِ عِمْرَان آیت نمبر 33میں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو" **مصطفٰی** "قرار دیا گیا *سورۂ اٰلِ عِمْرَان آیت نمبر 179 میں "**مجتبٰی**" فرمایا *تو سورۂ جنّ آیت نمبر 27 میں آپ کو "**مرتضٰی**" کے لقب سے یاد کیا گیا *سورۂ بَنِیْ اِسْرَائِیل آیت نمبر 1 میں " **عبدِ کامل**" * تو سورۂ مائِدَہ آیت نمبر 15 میں آپ کو "**نور**" فرمایا گیا *سورۂ نِسَاء آیت نمبر 174 میں "**بُرہان** (یعنی واضح دلیل)" *تو سورۂ اَحْزَاب آیت نمبر 40 میں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو " **خَاتَمُ النَّبِیّٖن**" فرمایا گیا *سورۂ اَحْزَاب آیت نمبر 45 میں شاہد یعنی " **حاضر و ناظر** "، " **سراجِ مُنیر**" (یعنی چمکتا ہوا سورج) اور **داعی اِلَی اللہ** (یعنی اللہ پاک کی طرف بُلانے والا) فرمایا گیا *سورۂ یٰس آیت نمبر 1 میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو "**یٰس**" *تو سورۂ طٰہٰ آیت نمبر 1 میں "**طٰہٰ**" فرمایا گیا *سورۂ بقرہ آیت نمبر 119 میں "**بشیر**" (خوشخبری سنانے والا) اور "**نذیر**" (ڈر سنانے والا) فرمایا گیا ہے۔ *سورہ مُزَّمِّل آیت نمبر 1 میں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو "**مُزَّمِّل**" *تو سورۂ مُدَّثِّر آیت نمبر 1 میں "**مُدَّثِّر**" فرمایا گیا ہے *سورۂ اٰلِ عمران آیت نمبر 164 میں اللہ پاک نے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو مومنوں پر اپنا " **احسان** " قرار دیا *تو سورۂ انبیاء آیت نمبر 160 میں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو تمام عالمین کیلئے " **رَحْمَت** " قرار دیا *سورۂ قلم آیت نمبر 4 میں آپ کو "**صاحبِ خُلُقِ عظیم** " فرمایا *تو سورۂ بَنِیْ اِسْرَائِیل آیت نمبر 1 میں "**صاحبِ معراج**" فرمایا گیا *سورۂ بَقَرَہ آیت نمبر 33 میں " **دُعائے ابراہیمی** " * تو سورۂ صَفّ آیت نمبر 6 میں "**بشارتِ عیسٰی**" فرمایا گیا *سورۂ کوثر آیت نمبر 1 میں " **صاحبِ کوثر**" *تو سورۂ بَنِیْ اسرائیل آیت نمبر 79 میں "**صاحبِ مقامِ محمود**" قرار دیا گیا۔

سیدی اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت رَحمَۃُ اللہ عَلَیْہ کیا ہی خوب فرماتے ہیں:

اللہ کی سر تا بقدم شان ہیں یہ | اِن سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ
قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں | اور ایمان یہ کہتا ہے مری جان ہیں یہ[1]

قرآن اور مدحتِ مصطفےٰ

پیارے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ قرآنِ کریم میں خود ربّ کریم اپنے محبوب کی تعریف فرما رہا ہے، اپنے محبوب کے اوصاف، شان و عظمت اور خصوصیات کو اپنے پاکیزہ کلام میں بیان فرما رہا ہے۔

اے عاشقانِ رسول! جن کی تعریف خود ان کا ربّ فرمائے تو کسی انسان کے بس کی بات نہیں کہ اللہ پاک کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعریف کا حق ادا کرسکے۔ اعلیٰ حضرت نے کیا خوب فرمایا:

اے رضاؔ خود صاحبِ قرآں ہے مدّاحِ حضور | تجھ سے کب ممکن ہے پھر مدحت رسول اللہ کی[2]

مختصر وضاحت: اس شعر میں اعلیٰ حضرت اپنی ذات کو مخاطب کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اے احمد رضا! تُو جتنی بھی اپنے آقا کی تعریف کرلے، لیکن تجھ سے اس کا حق ادا نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ ان کا ربّ ہی ان کی تعریف فرماتا ہے تو اور کوئی کس طرح ان کی ثناخوانی کا حق ادا کرسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! ہم پیارے آقا، مکی مدنی مُصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ

---

1 ...حدائقِ بخشش، صفحہ: 238۔
2 ...حدائقِ بخشش، صفحہ: 153۔

اقدس ، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فضائل اور خصوصیات بزبانِ قرآن سُن رہے ہیں، یقیناً ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان تو بے مثال ہے ، یقیناً جس ذاتِ بابرکات پر اللہ پاک کا فضلِ عظیم ہو ان کی فضیلت کون شمار کر سکتا ہے ؟

حضرت امام قاضی عیاض مالکی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ **"شفاء شریف"** میں لکھتے ہیں: **حَارَتِ الْعُقُوْلُ فِیْ تَقْدِیْرِ فَضْلِهٖ عَلَیْهِ وَخَرِسَتِ الْاَلْسُنُ**، یعنی اللہ کریم کا جو فضل حضور عَلَیْہِ السَّلَام پر ہے، اس کا اندازہ کرنے سے عقلیں حیران ہیں اور زبانیں عاجز ہیں۔ (1)

اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

سَرْوَر کہوں کہ مالک و مَولیٰ کہوں تجھے
باغِ خلیل کا گُلِ زیبا کہوں تجھے

تیرے تو وَصف عیبِ تناہی سے ہیں بَری
حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے

کہہ لے گی سب کچھ اُن کے ثنا خواں کی خامُشی
چُپ ہو رہا ہے کہہ کے میں کیا کیا کہوں تجھے

لیکن رضا نے ختمِ سخن اس پہ کر دیا
خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیانات (IslamicSpeeches) اپلی کیشن کا تعارف

پیارے اسلامی بھائیو! عاشقانِ رسول کی صحبت کا ایک بہترین ذریعہ عاشقانِ رسول کی دِینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جانا بھی ہے۔ اللہ کریم نے اُمّتِ محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ہر دور میں ایسی باکمال ہستیاں عطا فرمائیں جنہوں نے نہ صرف خُود نیکی کا حکم اور برائی سے منع کرنے کا مقدّس فریضہ احسن انداز میں ادا کیا بلکہ

---

1 ...الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ، جلد:1، صفحہ:103۔
2 ...حدائق بخشش، صفحہ:174-175۔

مسلمانوں کو اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنے کا ذہن دیا۔ اُنہی میں سے ایک ہستی شیخِ طریقت، امیرِ اَہلِ سنّت، حضرت علامہ **مولانا محمد الیاس عطّار قادِری** دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ بھی ہیں۔ آپ کے اخلاص کی بدولت بڑی تیزی سے لوگ اس مدنی تحریک کا حصہ بنتے جا رہے ہیں، اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ! کروڑوں لوگ امیرِ اہلِ سنت کے فیضان سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔ امیرِ اہلِ سنت کے نیکی کی دعوت کے اسی مقدس جذبے کے تحت دعوتِ اسلامی کے "آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ" نے موبائل استعمال کرنے والوں کے لئے مختلف موبائل ایپلی کیشن بنائی ہیں جن میں مختلف طریقوں سے امّتِ مسلمہ کی رہنمائی کی گئی ہے، ان ایپلی کیشنز میں سے بیانات کی ایک ایپلی کیشن "Islamic Speeches" بھی ہے۔ اس ایپلی کیشن میں مختلف موضوعات پر بیانات موجود ہیں۔ اس ایپلی کیشن سے اسلامی بھائیوں کے ساتھ ساتھ اسلامی بہنیں بھی فائدہ اٹھا سکتی ہیں۔ خاص طور پر یہ ایپلی کیشن امام و خطیب حضرات کے لیے انمول تحفہ ہے، کیونکہ اس میں مختلف موضوعات پر تیار شدہ بیانات تحریری صورت میں موجود ہیں۔ آج اس ایپلی کیشن کو ڈاؤن لوڈ کر کے اپنے موبائل کی زینت بنایئے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں | اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہو

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام "چوک دَرس"

پیارے اسلامی بھائیو! اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے دِینی ماحول میں پیارے آقا، مکی مدنی مُصۡطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی **شان و عظمت** کو بیان کیا جاتا ہے، محبتِ رسول کے جام بھر بھر کر پلائے جاتے ہیں، آپ بھی اپنے دل میں محبتِ رسول کا چراغ روشن کرنے کیلئے

عاشقانِ رسول کی دِینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دِینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور 12 دِینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔12 دِینی کاموں میں سے روزانہ کا ایک دِینی کام **"چوک دَرْس"** بھی ہے*چوک دَرس مسلمانوں کو بُرائیوں سے بچانے کا ذَرِیْعَہ ہے*چوک دَرْس بے نمازیوں کو نمازی بناتا ہے*چوک دَرْس مسجد سے دُور رہنے والوں کو مسجد سے قریب کرتا ہے*چوک دَرس کی بَرَکت سے نیکیوں میں رَغبت پیدا ہوتی ہے* چوک دَرس کی بَرَکت سے عَلاقے (Area) میں دِینی کاموں کی دُھومیں مچ جاتی ہیں* چوک دَرس نمازوں کی پابندی کا ذِہن بنانے کے علاوہ عِلْمِ دِیْن کی بہت سی باتیں سیکھنے سکھانے کا ذَرِیْعہ ہے۔

لائنز ایریا(کراچی) کے ایک اسلامی بھائی **چوک دَرْس** میں شریک ہوئے۔❀ چوک دَرْس میں شریک ہونا ہی اُن کی اِصلاح کا سبب بنا❀چوک درس میں شرکت کی برکت سے دعوتِ اسلامی کا **دِینی ماحول** مِلا❀چوک درس میں شرکت کی برکت سے **تنظیمی ذِمہ داری** ملی❀چوک درس میں شرکت کی برکت سے **سُنّتِ مُصطفےٰ** پر عمل یعنی عمامہ شریف سجانے کی سعادت ملی۔

تمہیں لُطف آجائے گا زندگی کا
قریب آکے دیکھو ذرا مَدَنی ماحول

نبی کی مَحبّت میں رونے کا انداز
چلے آؤ سِکھلائے گا مَدَنی ماحول

اگر سُنّتیں سیکھنے کا ہے جذبہ
تم آجاؤ دیگا سِکھا مَدَنی ماحول

سنور جائے گی آخرت اِنْ شَآءَ اللہ
تم اپنائے رکھّو سدا مَدَنی ماحول

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِيْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِيْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ یعنی اُمت کے فساد کے وقت جو شخص میری سُنَّت پر مضبوطی سے عمل کرے گا اسے سو شہیدوں کا ثواب عطا ہو گا۔[1]

ہر کام شریعت کے مطابق میں کروں کاش! | یارب تو مبلغ مجھے سُنّت کا بنا دے[2]

”قناعت“ سُنَّتِ مصطفےٰ ہے:

دو فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (1): جو ایمان لایا، بقدرِ کفایت رزق دیا گیا اور اس نے اللہ پاک کے دیئے پر قناعت کی بے شک وہ کامیاب ہوا[3] (2): اے ابوہریرہ! قناعت اختیار کرو سب سے بڑے شکر گزار بَن جاؤ گے۔[4]

اے عاشقانِ رسول! قناعت سُنّتِ مصطفےٰ ہے۔ قناعت کا معنٰی ہے: جتنا ملا اس پر راضی رہنا، زیادہ کی خواہش نہ کرنا ❁ ہمارے پیارے آقا، مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم جو ملتا راضی خوشی کھا لیا کرتے تھے ❁ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی بھی کھانے میں عیب نہیں نکالا ❁ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی لذیذ اور پُر تکلف کھانوں کی خواہش نہ فرمائی ❁ رسولِ اَکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم مال و دولت کی خواہش نہیں رکھتے تھے۔

---

1 ...زُہد کبیر، صفحہ: 118، حدیث 207۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 115۔
3 ...مسلم، زکوۃ کی کتاب، قناعت کا باب، صفحہ: 376، حدیث: 1054۔
4 ...ابن ماجہ، زُہد کی کتاب، ورع و تقویٰ کا باب، صفحہ: 684، حدیث: 4217 ملتقطاً۔

کل جہاں مِلک اور جو کی روٹی غذا | اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام[1]

پیارے اسلامی بھائیو! سُنَّتِ مصطفےٰ پر عمل کیجئے، قناعت اختیار کیجئے ❁ قناعت ایمان کا کمال، اسلام کا حُسن ہے ❁ قناعت کرنے والا خود کو دُنیا سے بچاتا، آخرت کی راہ پر چلتا ہے ❁ قناعت کرنے والا اللہ پاک کا محبوب ہے ❁ قناعت کرنے والے سے لوگ بھی محبت کرتے ہیں۔[2] ❁ امام شافعی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: قناعت مالداری کی اَصْل ہے۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

❶ ...حدائق بخشش، صفحہ:304۔
❷ ...نضرۃ النعیم، جلد:8، صفحہ:3175۔
❸ ...دیوانِ امام شافعی، قافیہ: کاف، صفحہ:133۔

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

(1) شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی درمیانی رات) یہ دُرُود شریف پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے، مَوت کے وَقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (1)

(2) تمام گُناہ مُعاف: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (2)

(3) رَحمت کے سَتّر (70) دروازے: صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (3)

---

1 ...اَفضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 151، خلاصۃً۔
2 ...اَفضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 65۔
3 ...قَولُ البَدِیع، باب ثانی، صفحہ: 277۔

﴿4﴾ چھ (6) لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

عَلّامہ اَحمد صاوِی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ ۶ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔(1)

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللہ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہ عَنْہ کے درمیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام علیہم الرِّضْوَان کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا شخص ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔(2)

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم کا عظمت والا فرمان ہے: جو شَخْص یُوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔(3)

﴿1﴾ ایک ہزار دن تک نیکیاں: جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم

1 …اَفضَلُ الصلاۃ، صفحہ:149۔
2 …قَولُ البدِیع، باب اَوّل، صفحہ:125۔
3 …الترغیب والترہیب، کِتابُ الذِّکر والدُّعا، جلد:2، صفحہ:329، حدیث:30۔

نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے 70 فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[1]

(2) گویا شبِ قدر حاصل کرلی

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(حِلْم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا، گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[2]

ہفتہ وار اجتماع کے اعلانات 14 اکتوبر 2021ء

اَلْحَمْدُلِلّٰہ! ہفتہ وار مدنی مذاکرے میں امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی طرف سے کسی رِسالے کا مطالعہ کرنے یا آڈیو سُننے کی ترغیب اِرشاد فرمائی جاتی ہے، آنے والے ہفتے کے مدنی مذاکرے میں اس رِسالے "**فیضان جمال مصطفٰی** صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم" کا اِعلان کیا جائے گا، تمام عاشقانِ رسول **مطالعے کی برکات** اور **امیر اہلسنّت کی دُعائیں** لینے کے لیے یہ رسالہ ضرور حاصل فرمائیں۔

فیضان مدنی مذاکرہ جاری رہے گا۔

پیارے اسلامی بھائیو! **ماہِ ربیع الاول، ماہِ میلاد کی بہاریں ہیں**، یکم (1st) ربیع الاوّل سے مدنی چینل پر **جلوسِ میلاد اور مدنی مذاکروں** کا سلسلہ جاری ہے اور یہ مدنی مذاکرے 13 ربیع الاوّل تک روزانہ ہی ہوتے رہیں گے ، ان شاءَ اللّٰہُ الکریم، جمعرات کے علاوہ ان مدنی مذاکروں کا آغاز روزانہ رات تقریباً 09:00 بجے ہو جاتا ہے۔ مدنی مذاکرے سے قبل جُلوسِ مِیلاد کے پُرنور مناظر بھی براہِ راست (Live) مدنی چینل پر دیکھے جاسکتے ہیں۔ تمام عاشقانِ رسول **ماہِ ربیع الاول**

---

1 ...مَجْمَعُ الزَّوَائِد، کِتَابُ الْاَدْعِیَہ، جلد: 10، صفحہ: 254، حدیث: 17305۔

2 ...تاریخ اِبْنِ عَسَاکِر، جلد: 19، صفحہ: 155، حدیث: 4415۔

کی برکتوں سے مالا مال ان مدنی مذاکروں میں ضرور شرکت فرمائیں۔

مکتبۃ المدینہ کا اعلان

پیارے اسلامی بھائیو! مکتبۃ المدینہ کی طرف سے روز مرہ کی سینکڑوں پیاری پیاری سُنّتوں پر مشتمل ایک بہت ہی پیاری کتاب شائع کی گئی ہے، جس کا نام ہے "550 **سنتیں اور آداب**" ۔اس کتاب کے مطالعے سے آپ جان سکیں گے:(❀) بیٹھنے کی 18 سنّتیں اور آداب(❀) گھر میں آنے جانے کی 12 سنّتیں اور آداب (❀) پڑوسی کے بارے میں 15 سنّتیں اور آداب اوراس کے علاوہ دیگر کئی موضوعات پر سُنّتیں اور آداب کی معلومات حاصل کرنے کے لیے یہ کتاب مکتبۃ المدینہ سے 70 روپے میں قیمتاً خرید فرمائیں۔

ہفتہ وار اجتماع میں رات گزارنے والوں کے لیے دُعائے عطار

یااللہ پاک!جو اسلامی بھائی مہینے کی دُوسری جمعرات ہفتہ وار سنّتوں بھرے **اجتماع میں رات گزارے** اور اِشراق تک ٹھہرا رہے،اُس کو مرتے وقت اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دِیدار نصیب فرما اور عافیت کے ساتھ ایمان پر خاتمہ فرما۔ اٰمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مدنی قافلوں کے مسافروں کے لیے دُعائے عطار

اے مالکِ کریم!جو کوئی عیسوی ماہ کے تیسرے جمعے کو مدنی قافلے میں 3 دن کے لیے سفر پر روانہ ہو،اس کو جنت الفردوس میں اپنے مدنی حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوس عطا فرما۔ اٰمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

سیکھنے سکھانے کے حلقوں کا جدول

آج سیکھنے سکھانے کے حلقوں میں ہم "**سوال نہ کرنے**" کے موضوع پر سُنیں گے مثلاً(❀)**سوال سے بچنے پر جنّت کی ضمانت**(❀)سوال نہ کرنے کے فائدے(❀)کسی سے سوال کرنے یا نہ کرنے سے متعلق مختلف احکام اور۔۔۔ (❀)**مسلمان کو مسکراتا دیکھ کر پڑھنے کی دُعا یاد کروائی جائے گی**،دُعا یاد کروانے کے بعد نیک اعمال کے رسالے سے اجتماعی جائزہ لیا جائے گا۔اِنْ شَآءَ اللہُ الکریم

اجتماعِ میلاد اور جلوسِ میلاد

❀ **توجہ فرمائیں**:اپنے شہر/ڈویژن میں ہونے والے **اجتماعِ میلاد**(ربیع الاول کی بارہویں

شب) اور **جلوسِ میلاد** کے **مقام اور وقت کا اعلان** بھی کر دیا جائے۔